مؤمن وقت سے پہلے سوچتا ہے

(فرمودہ ۷- جنوری ۱۹۲۲ء)

۷- جنوری ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے فرزند ثالث شیخ یوسف علی صاحب کا نکاح نواب بی بی بنت میاں غلام حیدر صاحب سے پڑھا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

خطبات نکاح کی جو غرض ہے اور جس طرف جانبین کو توجہ دلانا منظور ہوتی ہے اس کے متعلق ہمیشہ بیان کیا جاتا ہے خلاصہ اس کا یہی ہے کہ تقویٰ اللہ سے کام لینا چاہئے اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے۔ زندگی چار روزہ ہے آخر مرنا ہے اس بات کو نہ بھولنا چاہئے کہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ اگر اس بات کو سمجھ لیا جائے تو سب جھگڑے مٹ جاتے ہیں لوگ آپس میں جھگڑتے ہیں لیکن کوئی مرجائے تو کہتے ہیں افوہ چار دن کی زندگی کے لئے کیا لڑائی کرنی تھی۔ اگر کسی کا حق کسی کے ذمہ ہو تو موت کے وقت وہ کہتا ہے کہ کیا اسی دن کے لئے میں نے کسی کا حق رکھا تھا۔ پس مؤمن اور غیر مؤمن میں اتنا ہی فرق ہے کہ مؤمن کل سے پہلے سوچے اور غیر مؤمن بعد میں سوچتا ہے۔ گویا مؤمن اور غیر مؤمن کے سوچنے میں چند ساعت، چند گھنٹے اور چند دن کا فرق ہوتا ہے۔ مؤمن آنے والے وقت سے پہلے سوچتا ہے اور غیر مؤمن بعد میں کہتا ہے کہ اگر یوں ہوتا تو یوں ہوتا۔ میرے گلے میں چونکہ تکلیف ہے اس لئے میں نے خلاصتہ بتا دیا ہے کہ مؤمن اور غیر مؤمن میں کیا فرق ہے اس لئے چاہئے کہ ہر ایک معاملہ میں پہلے سے غور کر لیا جائے۔

(الفضل ۹- مارچ ۱۹۲۲ء صفحہ ۷)